ہنگامی ریسکیو مہمات میں کمی کے باعث ریسکیو اہلکار نئی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے تیار

(نمائندہ آبشار مری کی رپورٹ)

مری کے پہاڑی علاقوں میں برف باری کے دوران پھنس جانے والے سیاحوں کی تلاش اور بروقت امداد کے لیے قائم کیا گیا ریسکیو ادارہ اب اپنی توجہ ہنگامی کارروائیوں سے ہٹا کر تربیت، آگاہی اور حفاظتی انتظامات پر مرکوز کرنے جا رہا ہے۔ ادارے کے حکام کا کہنا ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں سیاحوں کی بڑی تعداد نے برف باری کے دنوں میں مری کا رخ کرنا کم کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ریسکیو ٹیموں کو پہلے کی طرح ہر سال درجنوں ہنگامی مہمات پر روانہ نہیں ہونا پڑتا۔ اس تبدیلی کے بعد ادارے نے اپنی حکمتِ عملی میں بنیادی تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے۔

ادارے کے ترجمان کے مطابق ریسکیو اہلکاروں کی بڑی تعداد اب برف میں پھنسے افراد کو نکالنے کے بجائے مقامی آبادی، ہوٹل مالکان اور ٹرانسپورٹرز کو تربیت دینے پر مامور ہے۔ ان تربیتی نشستوں میں برف باری کے دوران ابتدائی طبی امداد، گاڑیوں کے پھنس جانے کی صورت میں بچاؤ کے طریقے اور ہنگامی حالت میں رابطہ کاری کے طریقہ کار سکھائے جا رہے ہیں۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ مقامی لوگ خود پہلے جواب دہندہ بنیں، کیونکہ وہ علاقے کے چپے چپے سے واقف ہیں اور سب سے پہلے وہی مدد کو پہنچ سکتے ہیں۔‘‘

ادارے کے مطابق گزشتہ برس برف باری کے دوران مری اور گلیات کے مختلف مقامات پر 1 ہزار 10 سے زائد گاڑیاں برف میں پھنس گئی تھیں، جن میں ہزاروں سیاح موجود تھے۔ ان میں سے بیشتر کو ریسکیو اہلکاروں نے رات گئے تک کوششیں کر کے نکالا تھا۔ اس کے برعکس رواں سال 15 فروری تک ایسے واقعات کی تعداد صرف 3 رہی، جس کی بڑی وجہ سیاحوں کی تعداد میں کمی اور انتظامیہ کی جانب سے برف باری کے دنوں میں سیاحتی مقامات کی بندش ہے۔ ادارے کے حکام کے مطابق اس تبدیلی سے ریسکیو اہلکاروں کے کام کے بوجھ میں کمی آئی ہے، جس کے بعد انہیں نئی ذمہ داریاں سونپی جا رہی ہیں۔

ترجمان کا کہنا تھا کہ ریسکیو اہلکاروں کو اب ’’ایمرجنسی ریسپانڈرز‘‘ کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے، جو نہ صرف برف باری بلکہ زلزلے، لینڈ سلائیڈنگ اور دیگر قدرتی آفات کے دوران بھی فوری ردِعمل دے سکیں گے۔ اس مقصد کے لیے ادارے کے تربیتی مرکز میں ایک خصوصی کورس شروع کیا گیا ہے، جس میں اب تک 120 اہلکار تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے مطابق آئندہ مالی سال میں مزید 80 اہلکاروں کو اس کورس میں شامل کیا جائے گا۔ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہر اہلکار کے پاس ایک ایسا ہنر ہو جو کسی بھی ہنگامی صورتِ حال میں کام آ سکے، چاہے وہ برف ہو یا کوئی اور آفت۔‘‘

مقامی ہوٹل مالکان نے ادارے کے اس فیصلے کا خیرمقدم کیا ہے۔ ہوٹل ایسوسی ایشن مری کے صدر نے کہا کہ ان کے ارکان برف باری کے دنوں میں سیاحوں کی آمد کم ہونے کی وجہ سے شدید مالی نقصان سے دوچار ہوئے ہیں، اور اگر ادارہ ان کے ملازمین کو تربیت دے کر ہنگامی حالت میں مدد کے قابل بنا دے تو یہ ایک بڑی سہولت ہوگی۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ویٹر، ڈرائیور اور ریسپشنسٹ بھی یہ جان لیں کہ برف میں پھنسی گاڑی کو کیسے نکالنا ہے اور زخمی کو کیسے سنبھالنا ہے، کیونکہ ہم ہر وقت ریسکیو ٹیم کا انتظار نہیں کر سکتے۔‘‘

ادارے کے حکام کا کہنا ہے کہ تربیت کے ساتھ ساتھ ریسکیو اہلکاروں کے لیے جدید آلات کی خریداری بھی جاری ہے، جس میں برف پر چلنے والی خصوصی گاڑیاں اور ڈرونز شامل ہیں۔ ان کے مطابق ان آلات کی مدد سے ہنگامی حالت میں ردِعمل کا وقت مزید کم کیا جا سکے گا۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف یہ ہے کہ ہم کم اہلکاروں کے ساتھ زیادہ مؤثر خدمات فراہم کریں، اور یہ تبدیلی اسی سمت میں ایک قدم ہے۔‘‘

(صفحہ نمبر 10 کالم نمبر 1 و صفحہ نمبر 3 و ضمیمۂ ہنگامی)

مقامی ادب کے فروغ کے لیے ’’کوہِ نور ادبی بیٹھک‘‘ کا قیام، پہلی نشست 14 مارچ کو

(نمائندہ آبشار مری کی رپورٹ)

مری کے ادبی حلقوں میں طویل عرصے سے محسوس کی جانے والی ایک کمی کو پورا کرنے کے لیے ’’کوہِ نور ادبی بیٹھک‘‘ کے نام سے ایک نئی ادبی تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ تنظیم کے بانی اراکین میں شاعر، افسانہ نگار، مصور اور مقامی تاریخ کے محقق شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بیٹھک کا مقصد صرف مشاعرے یا تقریبات منعقد کرنا نہیں بلکہ نئے لکھنے والوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جہاں وہ بغیر کسی جھجک کے اپنی تخلیقات پیش کر سکیں اور سینئر ادیبوں سے براہِ راست رہنمائی حاصل کر سکیں۔ بانیوں کے مطابق اب تک 20 سے زائد ایسے افراد رکنیت کے لیے درخواستیں دے چکے ہیں جو مری اور اس کے گرد و نواح کے دیہات سے تعلق رکھتے ہیں۔

پہلی نشست 14 مارچ بروز ہفتہ شام 4 بجے مری کلب کے سبزہ زار میں منعقد ہوگی، جس کی صدارت معروف افسانہ نگار اور ڈرامہ نویس پروفیسر (ر) نسیم اختر چغتائی کریں گی۔ منتظمین کے مطابق اس نشست میں ’’پہاڑی زندگی کے استعارے اور علامتیں‘‘ کے عنوان سے ایک مذاکرہ بھی ہوگا، جس میں مقامی ادیب اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اس کے بعد شعری نشست ہوگی جس میں شرکاء اپنا کلام سنائیں گے۔ تنظیم کے سیکرٹری جنرل نے بتایا کہ نشست میں شریک ہونے کے لیے کسی فیس کا تعین نہیں کیا گیا، تاہم شرکاء سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی تخلیقات کی کاپیاں ساتھ لے کر آئیں تاکہ انہیں بعد میں تنظیم کے آرکائیو کا حصہ بنایا جا سکے۔

(صفحہ 7 کالم 1 و صفحہ 12 کالم 4 و ضمیمۂ ہنگامی)

خط و کتابت، تعارفی پیکٹ اور رکنیت کے لیے رابطہ کا پتہ

(صفحہ ’’خط و کتابت‘‘ کے لیے دیکھیں)

ادارۂ آبشار مری کے ترجمان نے بتایا کہ ریسکیو اہلکاروں کی تربیت کے لیے ایک خصوصی مرکز قائم کیا گیا ہے، جہاں اب تک 120 اہلکار تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے مطابق آئندہ مالی سال میں مزید 80 اہلکاروں کو اس کورس میں شامل کیا جائے گا۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف یہ ہے کہ ہر اہلکار کے پاس ایک ایسا ہنر ہو جو کسی بھی ہنگامی صورتِ حال میں کام آ سکے، چاہے وہ برف ہو یا کوئی اور آفت۔‘‘

مقامی ہوٹل مالکان نے ادارے کے اس فیصلے کا خیرمقدم کیا ہے۔ ہوٹل ایسوسی ایشن مری کے صدر نے کہا کہ ان کے ارکان برف باری کے دنوں میں سیاحوں کی آمد کم ہونے کی وجہ سے شدید مالی نقصان سے دوچار ہوئے ہیں، اور اگر ادارہ ان کے ملازمین کو تربیت دے کر ہنگامی حالت میں مدد کے قابل بنا دے تو یہ ایک بڑی سہولت ہوگی۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ویٹر، ڈرائیور اور ریسپشنسٹ بھی یہ جان لیں کہ برف میں پھنسی گاڑی کو کیسے نکالنا ہے اور زخمی کو کیسے سنبھالنا ہے، کیونکہ ہم ہر وقت ریسکیو ٹیم کا انتظار نہیں کر سکتے۔‘‘

ادارے کے حکام کا کہنا ہے کہ تربیت کے ساتھ ساتھ ریسکیو اہلکاروں کے لیے جدید آلات کی خریداری بھی جاری ہے، جس میں برف پر چلنے والی خصوصی گاڑیاں اور ڈرونز شامل ہیں۔ ان کے مطابق ان آلات کی مدد سے ہنگامی حالت میں ردِعمل کا وقت مزید کم کیا جا سکے گا۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف یہ ہے کہ ہم کم اہلکاروں کے ساتھ زیادہ مؤثر خدمات فراہم کریں، اور یہ تبدیلی اسی سمت میں ایک قدم ہے۔‘‘

(صفحہ نمبر 10 کالم نمبر 1 و صفحہ نمبر 3